45674 ـ عورت کے سر کی مانگ نکالنا اور جوڑا بنانا

سوال

شادی بیاہ کے موقع پر عورت کا مختلف اشکال میں اپنے بال بنوانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو اوپر اٹھانا، اور دلہن کے لیے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ غالبا دلہن اپنی سہاگ رات کے لیے ایسا کرتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے اپنی سہاگ رات میں بال کنگھی کرنے اور مختلف اشکال بنانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ ایك اچھا اور مطلوب امر ہے، اور اس میں معاونت کرنے پر بھی کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کفار یا فاجر قسم کی عورتوں سے مشابہت نہ ہوتی ہو.

اور مشابہت سے مقصود یہ ہے کہ بال اس شکل میں نہ بنائے جائیں جو کافر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوں، یا پھر یہ کٹنگ کسی کافرہ یا فاجرہ عورت کے نام سے پہچانی جاتی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع الصغیر میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ممنوعہ مشابہت کا ضابطہ اور قاعدہ سوال نمبر (32533) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا ماڈلنگ کرنے والی عورتوں کے بالوں جیسی کٹنگ کروانا جائز ہے ؟

اور کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں شامل ہوتی ہے:

" جس کسی نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے " ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اسی طرح بالوں کا مسئلہ ہے، چنانچہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافرہ یا فاجرہ عورتوں کی کٹنگ اور شکال جیسے بال بنوائے، کیونکہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے تو وہ انہیں میں سے ہے.

اس مناسبت میں مسلمان مومن عورتوں اور ان کے اولیاء و ذمہ داران کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان میگزین اور رسالوں اور بالوں کی اس طرح کی اشکال سے دور رہیں جو انہیں کفار کی جانب سے حاصل ہوتی ہیں، اور کفار اور ان کے بے پردہ لباس کے لیے ان کے دلوں میں محبت و دوستی پیدا کریں، جو شرم و حیاء سے عاری ہیں، اور شریعتا سلامیہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق بھی نہیں، یا وہ نت نئے ماڈل جن پر نئے نئے بالوں کے فیشن ہوں، ان سے دور رہیں.

اور مسلمانوں کو دوسروں سے ممتاز رہنا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ کا تقاضا بھی یہی ہے، اور اسلامی طبیعت بھی یہی ہے، تا کہ امت مسلمہ کو اس کی عزت و کرامت اور بلندی واپس مل سکے، اور اللہ تعالی کے لیے یہ کوئی مشکل بھی نہیں. انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12) سوال نمبر (188).

اور بال اوپر اٹھانے، یا پھر ان کو اکٹھا کر کے سر کے اوپر جوڑا بنانا، یا سر کی ایک جانب مانگ نکالنا بعض اہل علم نے اس سے منع کیا ہے اس کی علت کفار عورتوں سےمشابہت ہے، اور کچھ علماء نے تو جوڑا بنانے کو اس حدیث کے تحت شامل کیا ہے جس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہو گا لیکن وہ ننگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اورنہ ہی جنت کی خوشبو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128).

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلا سر کی ایک سائڈ پر مانگ نکالنا کسی دور میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں کا شعار اور علامت رہی اور پھر یہ خصوصیت زائل ہو کر مسلمان عورتوں میں عام ہو گئی کہ ایسا کرنے کرنے والی عورت کا

کافر یا فاجرہ گمان نہ کیا جاتا ہو تو مشابہت ختم ہو گئی ہو تو پھر یہ حرام نہیں ہو گا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیاسر الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے): کے متعلق کلام کرتے ہوئےکہتے ہیں:

" اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی " واللہ تعالی اعلم. اھـ

دیکھیں: فتح الباری (1 / 307).

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ ا سکا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہو گا جب طیالسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے " اھـ

دیکھیں: فتح الباری (10 / 274).

ابھی اوپر ہم نے جس سوال نمبر کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں ہم ان کے علاوہ دوسروں سے بھی کلام بیان کر چکے ہیں جس سے اس کی تائید ہوتی ہے. واللہ تعالی اعلم.

ذیل میں ہم جوڑے اور عورت کے لیے سر کی ایك جانب مانگ نکالنے کے متعلق علماء کرام کے فتاوی جات نقل کرتے ہیں:

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

سوال:

سر کی ایك جانب مانگ نکالنے، اور صرف ایك چٹیا اور بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، عورت کا مقصد صرف اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگھار اور خوبصورتی اختیار کرنا، یا پھر اچھا اور لائق مظہر ظاہر کرنا ہے ؟

جواب:

" سر کے ایك جانب مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کی مشابہت کرنے کی حرمت ثابت ہے.

اور رہا مسئلہ ایك یا ایك سے زائد چٹیا کرنے اور چٹیا کر کے یا بغیر چٹیا کیے بال کمر کے پیچھے لٹکانا اگر تو بال چھپے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج والی بات نہیں.

لیکن بالوں کا جوڑا بنانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں کافرہ عورتوں سےمشابہت ہوتی ہے، اور ان سے مشابہت اختیارکرنا حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

" دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تك نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہو گا لیکن وہ ننگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اورنہ ہی جنت کی خوشبو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

اسے امام احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 126).

اور شیخ الفوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا:

سر کے وسط سے نہیں بلکہ ایك سائڈ سے مانگ نکالنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" عورت کے لیے سر کی ایك جانب سے مانگ نکالنا جائز نہیں شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس دور میں بعض مسلمان عورتیں اپنے سر کی ایك جانب مانگ نکالتی ہیں، اور بالوں کو گدی کی طرف جمع کر لیتی ہیں، یا پھر سر کے اوپر اکٹھے کر لیتی ہیں، جس طرح انگریزوں کی عورتیں کرتی ہیں، تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہے " انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (1 / 47).

انتہی. ماخوذ از: المنتقی (3 / 321).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

سر کے بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو سر کے اوپر جمع کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو بال سر کے اوپر جمع کیے جائیں تو اہل علم کے ہاں یہ ممانعت یا تحذیر میں شامل ہے جو درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آئی ہے:

" دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہو گا لیکن وہ ننگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اورنہ ہی جنت کی خوشبو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

اس لیے اگر تو بال اوپر ہوں تو اس میں ممانعت ہے، لیکن اگر مثال کے طور پر بال گردن پر ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر عورت نے بازار جائیگی تو اس حالت میں یہ بےپردگی میں شامل ہوگا، کیونکہ اس کے عبایا کے پیچھے علامت ظاہر ہو رہی ہوگی، اور یہ بےپردگی اور فتنہ کے اسباب میں شامل ہو گی اس لیے جائز نہیں"

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب الشیخ المسند (218).

واللہ اعلم .